شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

سنت نبوی کی جامعیت و اہمیت

وحی غیر متلو اور حدیث

ہدایت کا دوسرا حصہ وہ ہے جس کو وحی خفی یا وحی غیر متلو اور حدیث کہا جاتا ہے' اور جس کی رہبری میں اور جس کے سانچے میں ڈھل کر آنحضرت ﷺ کی زندگی جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں اور تمام شعبوں کی جامع ہے' ہر ایک کی رہبری کے لیے بہترین نمونہ اور عمدہ سامان ہدایت بن گئی ہے' اور اسی کو سنت رسول کہا جاتا ہے اور اسی وحی خفی کے ذریعہ دی ہوئی تعلیم کا نام قرآن مجید میں حکمت لیا گیا ہے۔ وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ۔ جس میں قرآن مجید کے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں اور اعمال کی خدا تعالیٰ نے اپنی مصلحت کے موافق تعلیم فرمائی ہے۔ جس طرح احکام خداوندی سے بے نیازی نہیں ہو سکتی اسی طرح اسوہ رسولؐ اور سنت رسول اللہ سے بے پروائی اختیار نہیں کی جا سکتی۔ سنت رسول اللہ کی اطاعت بھی ایسی ہی ضروری ہے جیسی کتاب اللہ کی۔ اس لیے کہ دونوں کی پیروی حکم الٰہی کی پیروی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول اللہ کی اطاعت دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔ تو جس طرح قرآن مجید کی اطاعت خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی خود خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ (پ ۵۔ النساء۔ رکوع ۱۱)

اور جو رسول اللہ کی اطاعت کرے' اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

یہ معلوم اور ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ثواب اور عذاب' نیکی اور بدی کا تعین اور اس کا صحیح امتیاز جناب نبی کریم ﷺ سے بہتر کوئی نہیں بتا سکتا۔ جس چیز کو آپ نے گناہ اور جرم قرار دیا ہو' دنیا میں کوئی شخص اس کی خوبی ثابت نہیں کر سکتا۔ اور جس چیز کو آپ نے نیکی قرار دیا ہو' دنیا کی کوئی طاقت اس کی برائی ثابت نہیں کر سکتی۔ تمام وہ اخلاق حسنہ جو اقوام عالم اور نسل انسانی میں مستحسن اور پسندیدہ سمجھے جاتے ہیں' وہ سب الہامات الٰہیہ اور تعلیمات انبیاء اور خصوصاً جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ کیا خوب کہا گیا ہے۔

چمکتی ہے جو رنگ اکثر نشاں ہے مہ جبینوں کا
جسے ہم روندتے پھرتے ہیں' یہ سب خاک انساں ہے

جناب رسول اللہ ﷺ کی پہنچائی ہوئی اور بتائی ہوئی ہر ایک تعلیم خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت ہوتی ہے۔ رسول کا کام صرف دین حق کی تبلیغ کرنا ہے۔ دین کا بنانا نہیں' اور اسی لیے وہ مطاع ہوتا ہے اور اس کی اطاعت ہر شخص پر فرض ہوتی ہے اور اس کی پیش کردہ تعلیم کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ رسول کے سوا کسی دوسرے شخص کو اور اس کی پیش کردہ تعلیم کو ہرگز ہرگز یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

جناب نبی کریم ﷺ کی تعلیم عین فطرت انسانی کے موافق اور متوازی ہے اور انسانی فطرت کے دبے اور چھپے ہوئے جملہ تقاضوں کی ترجمانی ہے' اور اس کی خلاف ورزی فطرت سے بغاوت ہے۔ ہادی برحق' راہبر کامل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی شریعت اور آئین جس توجہ کا مستحق ہے' اگر ویسی ہی توجہ اس کی طرف کی جائے تو آج بھی مسلمان وہی جوش ایمانی اور وہی مبہوت کن کارنامے دنیا کو پھر دکھا سکتے ہیں جو حضرت صحابہ کرامؓ نے دکھائے تھے۔ مذہب اسلام اور سنت رسول اللہ ہی کے ذریعہ دنیا میں کامل اتحاد' صحیح عدل اور مکمل امن وامان قائم ہو سکتا ہے۔ نہ تو آپ جیسا رہبر کامل دنیا میں پیدا ہوا' اور نہ تا قیامت پیدا ہو گا اور نہ کوئی نظام اور آئین ہی ایسا موجود ہے۔

شراب خوشگوارم ہست و یار مہرباں ساقی
ندارد ہیچ کس یارے چنیں یارے کہ من دارم

ولادت سے لے کر وفات تک' خوشی سے لے کر غمی تک' زندگی کے ہر پہلو اور ہر شعبہ میں اس کی اصلاح کے لیے ہم کو صرف سنت رسول اللہ اور شریعت اسلامی کی طرف متوجہ ہونا پڑے گا' جو ہر طرح سے محفوظ و موجود ہے۔ کسی دوسری شریعت' کسی دوسرے ہادی' کسی اور آئین اور کسی رسم ورواج کی طرف نہ تو ہمیں نگاہ اٹھانے کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔ بھلا جس کے گھر میں شمع کافوری روشن ہو اس کو فقیر کی جھونپڑی سے اس کا ٹمٹماتا ہوا چراغ چرانے کی کیا ضرورت اور حاجت ہے؟ ہاں اگر کوئی خوش نصیب اس کی طرف ہاتھ بھی بڑھائے۔ کوتاہ دست اور بدقسمت کو سنت رسول اللہ کے آب حیات سے کیا فائدہ؟

پیدائش سے پہلے جنس معلوم کرنے پر پابندی لگائی جائے

-------- بھارتی سپریم کورٹ میں رٹ --------

نئی دہلی (ریڈیو رپورٹ) بھارتی سپریم کورٹ میں ایک درخواست میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ملک میں ہر قسم کے ایسے ٹیسٹ پر پابندی لگائی جائے جن کے ذریعے پیدائش سے پہلے لڑکا یا لڑکی کی جنس معلوم کی جاتی ہے۔ درخواست میں تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ اس طرح کے ٹیسٹوں سے ملک میں لڑکیوں کا تناسب کم ہو رہا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۳ دسمبر ۲۰۰۰ء)

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

لباس کے چند ضروری مسائل

قرآن وحدیث میں لباس کے متعلق بہت سے احکام وارد ہوئے ہیں۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں کتاب اللباس کے نام سے باب باندھے ہیں جن میں اللہ اور اس کے رسول اکرم کے احکام متعلقہ لباس بیان کیے ہیں۔ ویسے بھی عربی کا مقولہ ہے۔ الناس باللباس لوگ لباس کے ساتھ ہی متمدن نظر آتے ہیں۔ انسان کی حیثیت' وقار اور شان وشوکت لباس ہی سے وابستہ ہوتی ہے۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ جس لباس سے اعضائے مستورہ کی پردہ پوشی کی جاتی ہے' وہ فرض ہے اور باقی لباس سنت ہے۔ چنانچہ عبادت کے لیے صاف ستھرا لباس ہونا چاہیے' خاص طور پر جمعہ اور عیدین کی نماز کے لیے۔ اگر نیا لباس میسر نہیں تو کم از کم دھلا ہوا تو ہونا چاہیے۔ خصوصاً صاحب ثروت آدمی کو اچھا لباس زیب تن کرنا چاہیے۔ اگر پھٹا پرانا لباس پہنے گا تو ناشکر گزاری کا مرتکب ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑے پہنے دیکھا' فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کیا' ہاں میرے پاس بھیڑ بکریاں' گائے' بیل' اونٹ اور لونڈی غلام ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: فلیرٰی اثر نعمة اللّٰه علیك وکرامته (احمد ونسائی) تو پھر اللہ کے انعام واحسان اور اس کے فضل کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے۔ پھٹا پرانا لباس تو مجبور آدمی پہنتا ہے۔ تو اچھا لباس پہنا کرو۔ بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے۔ کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاتك اثنتان سرف و مخيلة جو جی چاہے کھاؤ اور پہنو جب تک کہ دو چیزیں نہ ہوں۔ یعنی اسراف اور تکبر۔ یہ دونوں چیزیں مکروہ تحریمی میں داخل ہیں۔ کھانا' پینا اور پہننا مباح ہے مگر ان دو شرائط کے ساتھ۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اپنے ترجمہ قرآن میں اس مقام پر حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ دشمن نے تم سے جنت کے کپڑے اتروا لیے۔ پھر ہم نے تمہیں دنیا میں لباس کی تدبیر سکھائی کہ لباس اس طرح بنا کر پہنو۔ چنانچہ اب وہی لباس پہننا چاہیے جس میں پرہیز گاری ہو' مرد کے لیے اس دنیا میں ریشمی لباس حرام ہے۔ البتہ جنت میں ولباسهم فيها حرير (الحج) ان کے لیے ریشمی لباس ہوگا۔ اسی طرح اس دنیا میں شراب حرام ہے مگر جنت میں شراب طہور نصیب ہوگی۔ اس طرح اس جہان میں مرد صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے' اس کے علاوہ سونا اور چاندی حرام ہے مگر جنت میں اسے سونے اور چاندی کے زیورات پہنائے جائیں گے۔

لباس کے متعلق بعض اور بھی احکام ہیں۔ مثلاً مرد ریشمی لباس نہ پہنیں اور دامن دراز نہ کریں۔ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا مکروہ تحریمی ہے۔ شلوار' تہبند' پتلون یا چادر ہو مرد کے لیے ٹخنے ننگے ہونے چاہئیں ورنہ نماز بھی مکروہ ہوگی۔ البتہ عورت کو اجازت ہے۔ صحیحین کی روایت میں ہے

من جر ثوبه خيلاً، لم ينظر الله اليه يوم القيمة جو کوئی فخر کے طور پر اپنا کپڑا نیچے کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

حضور علیہ السلام نے عورت کو باریک کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت اسماء کو باریک دوپٹہ اوڑھے پہنے ہوئے دیکھا جس سے چھن کر بال نظر آرہے تھے۔ آپ ناراض ہو گئے اور فرمایا جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے چہرے اور ہاتھوں کے سوا جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہیے۔ اور جوان عورت بلاوجہ چہرہ بھی نہ کھولے تاہم یہ ستر میں داخل نہیں۔ ضرورت کے وقت منہ ننگا کر سکتی ہے۔ ایسی وضع قطع کا لباس پہننا جس سے جسم کے بعض حصے نظر آئیں' یہ بھی بے حیائی کی بات ہے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ عورت بہت باریک لباس نہ پہنے۔ نیز سورۃ نور کے احکام ولا يبدين زينتهن کے مطابق اپنی زینت کا اظہار نہ کرے سوائے خاوند یا دیگر محرم مردوں کے سامنے۔ بہرحال لباس فرض بھی ہے' سنت بھی ہے' حرام بھی ہے' مکروہ بھی ہے اور مباح بھی ہے۔ فخر وتکبر والا لباس جائز نہیں۔ اسی طرح میلا کچیلا لباس مکروہ ہے۔ لباس کے معاملہ میں اسراف بھی نہیں ہونا چاہیے۔ باقی سب لباس مباح ہیں۔ ہر ملک کے باشندے مقامی وضع قطع یا آب وہوا' گرمی سردی کی مناسبت سے لباس پہن سکتے ہیں۔

جسم فروشی بدکاری نہیں

------ جرمن عدالت ------

برلن (اے ایف پی) ایک جرمن عدالت نے پہلی بار یہ فیصلہ دیا ہے کہ جسم فروشی بدکاری نہیں اور نہ ہی یہ جرمن معاشرہ کی اخلاقی اقدار کے لیے ناپسندیدہ ہے۔ یہ مقدمہ ایک بار کی مالکہ نے دائر کیا تھا جس کا لائسنس عمارت کے پچھلے کمرے طوائفوں کو دینے کی وجہ سے منسوخ کر دیا گیا تھا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۳ دسمبر ۲۰۰۰ء)